قرآن مجید کے اعجازی پہلو انفس و آفاق اور سائنسی انکشافات
(ابن عاشور کی تفسیری آراء کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)

Inimitability of the Quran on Science and Psycho-Cosmic Perspective (An analytical study in the light of Tafseer Ibn Ashur)

ڈاکٹر امجد حیات[1]　　ڈاکٹر نور حیات خان[2]

ABSTRACT:

Quran is the last sacred book of Allah Almighty which contained all types of knowledge. This academic work was designed to analyze the thinking patterns of Noble Quran and scientific explorations. Qualitative and descriptive research method was employed for the collection, analysis and demonstration of data. By applying the thematic approach, the research concluded that the central theme of Quran was Monotheism. To establish this belief, Quran has provided with multidimensional universal, scientific, logical, geological, and cosmopolitan arguments. The research also found many inventions and discoveries which are being invented by modern sciences and were already exposed by the Noble Quran hundreds of years ago. It was suggested in the light of study that Islamic scholars should convey the message of Islam to humanity by taking help from the modern science. The under-discussion subject is divided into two sections: First section gave a brief overview of cosmic and scientific exploration of Quran and the second section provided with psychological arguments. In this study Inimitability of the Quran is elaborated on the issue of Science and Psycho-Cosmic in the light of Tafseer Ibn Ashur. At the end of paper conclusion and recommendations will be drown.

Keywords: Thinking, and Science, Inimitability of the Quran, Noble Quran, Psycho-Cosmic perspective, Tafseer Ibn Ashur.

اللہ تعالی نے جس دنیا کو انسان کے لئے چمن و گلزار بنایا ہے، انسان کو اس کا گلِ سر سبد اور سب مخلوق سے اشرف قرار دیا ہے۔ اس کے اشرف ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مالکِ کائنات نے اس کے لئے دنیا کی ہر چیز کو مسخر کر دیا ہے۔ انفس و آفاق اور ارض وسماء میں تمام مخفی اور سربستہ خزانوں سے مستفید ہونے کے لئے تمام تر صلاحیتوں: عقل وادراک سے اسے بہرہ ور فرمایا ہے۔ دنیا کے تمام تر سائنسی وعلمی ایجادات و معجزات کا ادراک انسان ہی کا طرہ امتیاز اور عقل و تدبر سے کام لینے کا نتیجہ ہے۔ اس بنیاد پر ارض وسماء اور انفس و آفاق میں پھیلے ہوئے خزانوں سے مستفید ہونے اور ان کے اندر معجزات تلاش کرنے کا مطالبہ بھی اس ہی سے کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کا مرکزی دعوت، دعوتِ توحید ہے، جس پر قرآن مجید نے جامع آفاقی، انفسی، سماوی، ارضی وغیرہ دلائل فراہم کئے ہیں۔ آج کی سائنسی دنیا میں جدید فنون وعلوم کا بڑا چرچا رہتا ہے۔ اس دور کا انسان بھی اس سے بہت زیادہ متاثر نظر آتا ہے۔ جس کی طرف ربِ

[1] Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad
[2] Associate Professor, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad

کائنات نے انسان کو بار بار متوجہ بھی کیا ہے تاکہ انسان اس واحد واجب الوجود ذات کی یکتائی اور احدیت کو علمی و سائنسی پہلو یعنی علم الیقین اور عین الیقین کے درجے سے حاصل کریں، تاکہ عقیدہ میں اسے کوئی شک وشبہ لاحق نہ ہو کیونکہ سائنس جو انکشافات آج کر رہی ہے، وہ خدائے واحد نے آج سے کئی صدیاں پہلے اس کے اصول وضوابط قرآن مجید میں بیان کئے ہیں، اور مفسرین نے اس سلسلے میں گران قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان مفسرین میں ایک پائے کے عالم ابن عاشور ہیں، جنہوں نے "التحریر والتنویر" کے نام سے ایک گران قدر تفسیر لکھی ہے، جس میں دیگر علوم کے علاوہ مصاحت و بلاغت کے ساتھ سائنسی علوم پر بھی قدر مباحث تحریر کی ہیں۔ یہ مقالہ اس تفسیر کی روشنی میں چار مباحث پر مشتمل ہے جو حسب ذیل ہیں:

مبحث اول: ابن عاشور کا تعارف اور ان کا علمی مقام ومرتبہ

استاذ شیخ ابن عاشور کا سلسلہ نسب یہ ہے: **محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن محمد الشاذلی المعروف بابن عاشور**، جو تیونس میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک معروف خاندان تھا۔ اس خاندان کے مختلف اسلامی اور ادبی علوم کی خدمات، تعمیرِ مساجد اور اس کی دیکھ بال اور سرپرستی کی وجہ سے شہرت کے تذکرے عرب و عجم میں ہونے لگے۔ شیخ ابن عاشور جو اس خاندان کے چشم وچراغ تھے، تیونس کے شہر مرسی میں (1296ھ 1879م) کو پیدا ہوئے۔[1]

شیخ ابن عاشور نے بچپن میں ہی قرآن کریم اور بعض کتب کے متون حفظ کر لیے تھے۔ اس کے بعد مزید علوم کی حصول کے لیے جامعہ زیتونہ میں سات سال پر محیط مصروف وقت گزارا۔ اس دوران مختلف اسلامی علوم میں مہارت حاصل کی, جن میں تفسیر، حدیث، قراءات، مصطلح الحدیث، البیان، اللغہ، تاریخ، منطق، اور علم العروض وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کے اساتذہ کرام، جن سے آپ کو استفادے کا موقع ملا، وہ اپنے وقت کی معروف علمی شخصیات تھیں، جن میں الشیخ سالم ابی حاجب، الشیخ عمر بن الشیخ، الشیخ محمد النجار وغیرہم قابل ذکر ہیں۔[2]

شیخ ابن عاشور نے مختلف اسلامی علوم و فنون پر مبنی عظیم کتب تحریر کیں جن میں: 1: تفسیر التحریر والتنویر۔ 2: مقاصد الشریعہ الاسلامیہ۔ 3: اصول النظام الاجتماعی فی الاسلام۔ 4: اصول الانشاء والخطابہ۔ 5: تعلیقات و تحقیق علی حدیث ام زرع۔ 6: قصۃ المولد النبوی الشریف شامل ہیں۔

شیخ ابن عاشور علماء کے نظر میں:

شیخ محمد بشیر ابراہیمی رحمہ اللہ ابن عاشور کے علمی مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "الأستاذ الأكبر الشيخ محمد الطاهر بن عاشور علم من الأعلام الذين يعدهم التاريخ الحاضر من ذخائره ... فهو إمام متبحر في العلوم الإسلامية تخرجت عليه طبقات ممتازة في التحقيق العلمي".[3]

اسی طرح ڈاکٹر محمد عبد المنعم خفاجی فرماتے ہیں: "وبحق كان الإمام ابن عاشور من أئمة رجال الدين، وشيوخ الإسلام متمكنا في علوم الشريعة والأدب وفي الأصول والفروع حتى عد إمام عصره وشيخ دهره، وتصدر جيله وصار مقصد الناس

وطالبي الفتيا في حياته ''. اور شیخ محمد الحبیب ابن الخوجہ فرماتے ہیں:''وهو نمط فريد من الشيوخ لم نعرف مثله بين معاصريه أو طلابه أو من كان في رجتهم من أهل العلم''۔[4]

شیخ ابن عاشور کی تاریخ وفات:

ابن عاشور ایک لمبی عمر تحقیق، تالیف اور تدریس میں گزارنے کے بعد اتوار کے دن 13 رجب 1393ھ، 12 اگست 1973، 97 سال کی عمر کو وفات پائی ہے۔[5]

مبحث دوم: قرآن کریم کا سائنسی اعجاز اور شیخ ابن عاشور کا نقطہائے نظر اور استنباط کا منہج

شیخ ابن عاشور کا قرآن کریم کے سائنسی پہلو اور اعجاز القرآن سے متعلق نقطہائے نظر

امام ابن عاشور ان مفسرین میں سے ہیں جو قرآن کریم کے حوالے سے تمام اعجازی صورتوں پر اتفاق کرتے ہیں اور انہی میں سے سائنسی اعجاز بھی ہے، جہاں تک تعلق ہے بلاغی اعجاز کا تو اس کا تو اپنی تفسیر میں بہت زیادہ اہتمام کرتے، جس میں آپ نے کافی شہرت حاصل کی ہے۔ شیخ ابن عاشور قرآن کریم میں سائنسی علوم اور اعجاز القرآن کے حوالے سے محمد عبدہ سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اسی حوالے شیخ ابن عاشور قرآن کریم میں اعجازی پہلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

'' ومنها يصل الي الاعجاز العلمی ''اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: '' وأما الجهة الثالثة من جهات الاعجاز للقرآن الكريم وهي: ما أودعه من المعاني الحكيمة والإشارات العلمية فاعلموا أن العرب لم يكن لهم علم سوى الشعر وما تضمنه من الأخبار، قال عمر بن الخطاب: كان الشعر علم القوم ولم يكن لهم علم أصح منه''.[6]

عرب جو علم آگہی سے نہ صرف ناواقف تھے، بلکہ ان کے پاس صرف شعر وشاعری کا رواج تھا، جبکہ قرآن مجید میں حکمت ودانائی پر مشتمل اور دقیق علمی اشارات سے بھرا ہوا ہے۔ شیخ ابن عاشور اس حوالے سے قرآن کریم کے اعجازی پہلو کی تین جہتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:'' ما أودع فيه من المعاني الحكمية والإشارات إلى الحقائق العقلية والعلمية مما لم تبلغ إليه عقول البشر في عصر نزول القرآن وفي عصور بعده متفاوتة، وهذه الجهة أغفلها المتكلمون في إعجاز القرآن من علمائنا مثل أبي بكر الباقلاني والقاضي عياض... والقرآن معجز من الجهة الثالثة للبشر قاطبة إعجازا مستمرا على ممر العصور، وهذا من جملة ما شمله قول أئمة الدين: إن القرآن هو المعجزة المستمرة على تعاقب السنين، لأنه قد يدرك إعجازه العقلاء من غير الأمة العربية بواسطة ترجمة معانيه التشريعية والحكمية والعلمية والأخلاقية، وهو دليل تفصيلي لأهل تلك المعاني وإجمالي لمن تبلغه شهادتهم بذلك''.[7]

نہ صرف یہ کہ شیخ ابن عاشور نے قرآن کریم کے اس سائنسی اعجازی پہلو پر جگہ جگہ بحث کی ہے بلکہ اس کی مختلف اقسام سے بھی تعرض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''إن العلم نوعان علم اصطلاحي وعلم حقيقي، فأما الاصطلاحي فهو ما تواضع الناس في عصر من الأعصار على أن صاحبه يعد في صف العلماء، وهذا قد يتغير بتغير العصور ويختلف باختلاف الأمم والأقطار، وهذا النوع لا تخلو عنه أمة. وأما العلم الحقيقي فهو معرفة ما بمعرفته كمال الإنسان، وما به يبلغ إلى ذروة المعارف وإدراك

الحقائق النافعة عاجلا وآجلا، وكلا العلمين كمال إنساني ووسيلة لسيادة أصحابه على أهل زمانهم، وبين العلمين عموم وخصوص من وجه. وهذه الجهة خلا عنها كلام فصحاء العرب، لأن أغراض شعرهم كانت لا تعدو وصف المشاهدات والمتخيلات والافتراضات المختلفة ولا تحوم حول تقرير الحقائق وفضائل الأخلاق التي هي أغراض القرآن، ولم يقل إلا صدقا كما أشار إليه فخر الدين الرازي". [8]

شیخ ابن عاشور کی ان عبارات سے ان کے ہاں قرآن کریم کے سائنسی اور اعجازی پہلوں کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور خاص طور پر کہ عصر حاضر میں علومِ سائنس کا بہت چرچا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس اہم ترین قرآنی پہلو اعجاز القرآن کو اچھی طرح واضح کیا جائے تاکہ لوگوں دعوتِ قرآن کے قریب کیا جائے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر محمد عقیب الشریف فرماتے ہیں:" إن علوم الاعجاز عامة والإعجاز العلمي خاصة خير سفير لنا معشر المسلمين في ديار الشرق والغرب وذلك لجملة اسباب وهي أن العالم من أصحاب الأديان الأخرى أضحى لا يؤمن إلا بما هو مادي محسوس وأن للعلم النصيب الأكبر عندهم ويتنافسون في مضماره ويضنون أنهم قد سبقوا بامتلاك ناصيته حتى فاجئهم القرآن بعلومه المعجزة وأتاهم من حيث لم يحتسبوا فأصبح العامل المشترك معهم وهو العلم الظاهري المادي ولحسن التقدير أن هذا الاعجاز هو أصيل في ديننا وقرائننا وهذا يسوقنا سوقا للتنقيب عن جماله وخواص ومواطن إعجازه العلمي" . [9]

خلاصۃ الکلام

شیخ ابن عاشور کی سابقہ آراء سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ کہ ان کے ہاں قرآن کریم کا سائنسی اور اعجازی پہلو کا ایک عالمی منظر نامہ ہے اور وہ تما انسانوں کو اس کا دعوتِ اعجاز ہے جب کہ اس بلاغی اعجاز سے صرف وہی شخص آگاہ ہو سکتا ہے جو عربی زبان اور اس کے اسلوب سے واقفیت رکھتا ہو۔ اسی حوالے سے شیخ ابن عاشور سائنسی پہلو اعجاز القرآن کی دو اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وأما النوع الثاني من إعجازه العلمي فهو ينقسم إلى قسمين: قسم يكفي لإدراكه فهمه وسمعه، وقسم يحتاج إدراك وجه إعجازه إلى العلم بقواعد العلوم فينبلج للناس شيئا فشيئا انبلاج أضواء الفجر على حسب مبالغ الفهوم وتطورات العلوم، وكلا القسمين دليل على أنه من عند الله لأنه جاء به أمي في موضع لم يعالج أهله دقائق العلوم، والجائي به ثاو بينهم لم يفارقهم.۔۔۔ واعجازه لعامة الناس أن تجيئ تلك العلوم من رجل نشأ أميّا في قوم أميين [10]. إلي أن يقول: وهذه الجهة من الإعجاز إنما تثبت للقرآن بمجموعه أي مجموع هذا الكتاب إذ ليست كل آية من آياته ولا كل سورة من سوره بمشتملة على هذا النوع من الإعجاز، ولذلك فهو إعجاز حاصل من القرآن وغير حاصل به التحدي إلا إشارة نحو قوله: ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا" [11]۔ وإعجازه من هذه الجهة للعرب ظاهر، إذ لا قبل لهم بتلك العلوم كما قال الله تعالى: ما كنت تعلمها أنت ولا قومك من قبل هذا [12]، وإعجازه لعامة الناس أن تجيء تلك العلوم من رجل نشأ أميا في قوم أميين" [13]۔

شیخ ابن عاشور کے ہاں سائنسی تفسیر اور سائنسی اعجاز میں فرق

اس حوالے سے جب شیخ ابن عاشور کی تفسیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے، کہ ابن عاشور کے ہاں اس حوالے سے واضح فرق

پایا جاتا ہے۔ اس بناپر شیخ ابن عاشور ان دونوں کو الگ الگ بیان فرمایا ہے تا کہ ان میں اختلاط نہ ہو۔ شیخ ابن عاشور کے ہاں سائنسی تفسیر سائنسی اعجاز تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ جس بقدر سائنسی تفسیر سے سائنسی حقائق ثابت ہوں گئے اسی بقدر قرآن کریم کا سائنسی اعجاز واضح ہو گا مفسر سائنسی تفسیر کے حوالے سے اپنے اجتہادات پیش کرتا ہے جس سے وہی مفسر یا دوسرے مفسرین اور اہل علم سائنسی اعجاز کو واضح کرتے ہیں[14]۔

شیخ ابن عاشور کا قرآن کریم سے سائنسی پہلو کے استنباط کا منہج

جہاں تک تعلق ہے ابن عاشور کا سائنسی استنباط کے منہج کا، تو ہم دیکھتے کہ شیخ ابن عاشور انفس و آفاق میں وارد متعلقہ آیات قرآنیہ سے استنباط کرتے ہوئے سائنسی اور اعجازی پہلو کو اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات اختصار اور اشارات سے کام لیتے ہیں۔ یہاں نہ تو امام رازی کی طرح اطناب اور تفصیلات بیان کرتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ قرآن کے کچھ معانی زمانہ کے حالات کے تناظر میں مخفی رہتے ہیں حالانکہ وہ قرآن کریم کے اعجاز ہونے پر دلالت کرتے ہیں جو کہ کسی دوسرے زمانے میں بعض تحقیق کرنے والوں پر منکشف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ ابن عاشور نے مثال کے طور پر قرآنی آیت: وَالشَّمۡسُ تَجۡرِي لِمُسۡتَقَرّٖ لَّهَاۚ ذَٰلِكَ تَقۡدِيرُ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡعَلِيمِ[15] اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان وَأَرۡسَلۡنَا ٱلرِّيَٰحَ لَوَٰقِحَ[16] اور کچھ دوسری آیات تحریر کیں اور پھر فرمایا: هَذِهِ الْآيَات دلّت على معان عَظِيمَة كشفتها الْعُلُوم الطبيعية والرياضية والتاريخية والجغرافية وتفصيلها يحْتَاج إِلَى تَطْوِيل[17]

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو شیخ ابن عاشور نہ تو ان لوگوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے قرآن کریم کے اس سائنسی پہلو اور اعجاز کا انکار کیا اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہیں، جو اس پہلو کے بہت زیادہ باریک بینی اور تفصیلات بیان کیں بلکہ توازن اور اعتدال کی راہ کو اختیار کیا۔

شیخ ابن عاشور کے ہاں سائنسی اعجاز کے قواعد وضوابط

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سائنسی اعجاز ایک مشکل موضوع ہے اور اگر اس کو سائنسٹک اور اہل مغرب پر چھوڑ دیا جائے تو اس پر جو چاہئے اور جیسا چاہئے گفتگو کرنا شروع کر دے اس لئیے ضروری ہے اس حوالے سے کوئی ضوابط ہوں کہ باحث ان ضوابط کے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن کریم کے سائنسی اعجاز پر بحث کرے اور اس پہلو کو اجاگر کرے۔ اس حوالے سے ابن عاشور نے اپنی تفسیر التحریر والتنویر میں جہاں قرآن کریم میں جگہ جگہ اس کے سائنسی اعجاز کو واضح کیا ہے وہاں اس کے ضوابط بھی تحریر میں لائے ہیں اس مبحث میں اسی حوالے سے ابن عاشور کے ہاں سائنسی اعجاز کے ضوابط بیان کئیے گئے جائیں گئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ضابطہ: عربی زبان میں الفاظ کی دلالات، قواعد اور اس کی تعبیر کے اس اسلوب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قرآن کریم کی نصوص کا فہم حاصل کرنا، کیونکہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے، اس حوالے سے کسی بھی لفظ کے اس کے حقیقی معنی سے مجازی معنی کو اختیار نہیں کیا جا سکتا ہے سوائے ضرورت اور کسی قرینۃ کی بناء پر ہی، اس سے ثابت ہوا سائنسی اعجاز کا اثبات نص قرآنی کی تاویل فاسد کی بناء پر جائز نہیں ہے۔

دوسرا ضابطہ: اس حوالے سے دوسری شرط یا ضابطہ یہ ہے کہ اسباب نزول، ناسخ و منسوخ اگر پایا جاتا ہے اسی طرح قرآن کریم کے خاص وعام، مطلق ومقید، مجمل و مفصل میں فرق کو سمجھنا۔

تیسرا ضابطہ: تفسیر بالماثور کی طرف رجوع کیا جائے، چاہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو یا صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔

چوتھا ضابطہ: قرآنی آیات کی صحیح قراءات کا استقراء کیا جائے اگر اس حوالے سے وہ پائی جاتی ہیں۔

پانچواں ضابطہ: قرآن کریم کے کسی بھی موضوع سے متعلقہ تمام آیات کریمہ کو جمع کرنا اور اسی تناظر میں اس کے معنی کو سمجھنا کیونکہ بعض آیات قرآنیہ بعض کی تفسیر و وضاحت کرتی ہیں، ایسے ہی ایک باحث کے لیئے ضروری ہے کہ جس بقدر ممکن ہو اس موضوع سے متعلقہ تمام احادیث کا بھی احاطہ کرے کیونکہ احادیث بھی قرآن کی تفسیر کرتی ہیں۔

چھٹا ضابطہ: قرآن کریم میں ذکر کردہ آفاق و انفس یا کسی بھی امور کونیہ سے متعلق آیات کی تفسیر کرتے ہوئے سیاق و سباق اور مناسبت کا خیال رکھنا باوجود اس کے کہ قرآن کریم میں کئی ایسے حقائق بھی ہیں کہ جن میں ضروری نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مرتبط ہوں جیسا کہ آیات القسم وغیرہ۔

ساتواں ضابطہ: قواعد التفسیر میں ذکر دہ اس قاعدہ کا بھی خیال رکھنا: ان العبرة هي بعموم اللفظ لا بخصوص السبب۔

آٹھواں ضابطہ: قرآنی آیات کو سائنسی حقیقت پر منطبق کرتے وقت تکلف سے کام نہ لینا

ناواں ضابطہ: سائنسی امور کے بیان کے لحاظ سے اس بقدر دقیق تفاصیل میں نہ داخل ہونا کہ جو کسی بھی لحاظ سے قرآنی سائنسی اعجاز کے اثبات کے ضمن میں نہ آتا ہو۔ جیسا کہ دقیق ریاضی و کیمیائی امور کی مباحث۔

دسواں ضابطہ: قرآن کریم میں ذکر کردہ غیبی امور سے متعلق مباحث میں غور و خوض نہ کرنا جیسا کہ: ذات باری تعالی، فرشتے، جن، برزخی امور، قیام الساعۃ، اور اس میں پیش آمدہ امور وغیرہ مطلق غیبی مسائل۔ کیونکہ آخرت کے حوالے سے کئی ایسے قوانین ہیں جو کہ دنیاوی امور سے بالکل مختلف ہیں۔

گیارہواں ضابطہ: قرآنی نصوص سے سائنسی قطعی و یقینی نظریہ و حقائق کا اثبات کرنا کہ جس کو بعد کے سائنسدان اضافہ کریں مزید اس کی وضاحت کریں نہ کہ انکار کیونکہ اس سے قرآن کے یقینی ہونے میں شبہ پیدا ہو گا، اس لیئے کہ قرآنی حقائق تبدیل نہیں ہوتے ہیں۔

بارہواں ضابطہ: قرآنی نصوص سے سے سائنسی اعجاز کو ثابت کرنے والا شخص قرآنی نص کی دلالات اور سائنسی علوم پر دسترس رکھنے والا ہو، کیونکہ وہی اس حوالے سے کسی حقیقت کو آشکار کر سکتا ہے۔

تیرہواں ضابطہ: محقق کا اس بات کا اعتراف کرنا کہ اور یقینی بنانا کہ جو سائنسی اعجاز کے اثبات میں قرآنی نصوص سے اس نے استدلال کیا ہے وہ حتمی اور آخری نہیں ہے۔ کیونکہ قرانی عجائبات نہ ختم ہونے والے ہیں۔[18]

ایسے ہی سائنسی تفسیر اور سائنسی اعجاز میں فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا جیسا کہ پہلی مبحث میں مستقل طور پر اس حوالے سے تذکرہ کیا جاچکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے اہم بات کہ قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے اور نص قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے کسی بھی ایسی رائے کے بیان سے اجتناب کرنا چاہیئے جو کہ اللہ تعالی کی مراد نہ ہو کیانکہ آپ ﷺ نے جہنم کی وعید سنائی ہے ایسے شخص جو قرآن اپنی رائے بیان کرتا ہے. قال : من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار[19]

مبحث سوم: ابن عاشور کا قرآن مجید کے دلائل آفاق سے سائنسی پہلو اور اعجاز سے متعلق مثالیں اور تطبیقی جائزہ

سابقہ مباحث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ ابن عاشور ان مفسرین میں سے ہیں، جنہوں نے اپنی تفسیر میں سائنسی پہلو اور اعجاز القرآن کا تذکرہ اپنی تفسیر میں بکثرت کیا ہے۔ اس مبحث میں اس سائنسی اور قرآن مجید کے اعجازی پہلو پر شیخ ابن عاشور کی تفسیر سے چند نمونے اور مثالیں پیش کیے گئے ہیں۔

مثال نمبر 1: شیخ ابن عاشور اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: ﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ﴾۔[20]

مفسر نے لغوی، بلاغی اور صوفیانہ اقوال اور اشاری تفسیر بیان کرنے کے بعد سائنسی تفسیر بیان کی ہے۔ آیت کے آخر میں فرماتے ہیں: مذکورہ آیت قرآن مجید کی سائنسی پہلو اور اعجاز پر صریح دلالت کرتی ہے، جیسا کہ لکھتے ہیں: "والظاهر أن الآية تشمل جميع ما يتحقق فيه معاني الرتق والفتق إذ لا مانع من اعتبار معنى عام يجمعها جميعا، فتكون الآية قد اشتملت على عبرة تعم كل الناس وكل عبرة خاصة بأهل النظر والعلم فتكون من معجزات القرآن العلمية التي أشرنا إليها في مقدمات هذا التفسير"[21]۔

مثال نمبر 2: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا، وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا، وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾[22]۔

اس مثال سے شیخ ابن عاشور کے ہاں دلائل آفاق اور سائنسی اعجازی انکشافات میں نقطہائے نظر واضح ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

"والواوات الواقعة بعد الفواصل واوات قسم. وكل من الشمس، والقمر والسماء والأرض، ونفس الإنسان، من أعظم مخلوقات الله ذاتا ومعنى الدالة على بديع حكمته وقوي قدرته. وكذلك كل من الضحى، وتلو القمر الشمس والنهار، والليل من أدق النظام الذي جعله الله تعالى. والضحى: وقت ارتفاع الشمس عن أفق مشرقها، وظهور شعاعها، وهو الوقت الذي ترتفع فيه الشمس متجاوزة مشرقها بمقدار ما يخيل للناظر أنه طول رمح. وفي الآية إشارة إلى أن نور القمر مستفاد من نور الشمس، أي من توجه أشعة الشمس إلى ما يقابل الأرض من القمر وليس نيرا بذاته، وهذا إعجاز علمي من إعجاز القرآن وهو مما أشرت إليه في المقدمة العاشرة"[23]۔

مبحث چہارم: قرآن مجید کے دلائل انفس اور سائنسی انکشافات میں شیخ ابن عاشور کا نقطہائے نظر اور تطبیقی جائزہ

یہ کائنات ارض و سماء کی مختلف اشکال اور مادے کی رنگا رنگ صورت پذیری کا دلکش اور دلچسپ مرقع ہے، جس کی نیرنگی میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں جھلک رہی ہیں۔ ان قدرتوں کا تقسیم انفس و افاق میں پھیلے ہوئے تمام چیزوں میں واضح نظر آتا ہے یہ مبحث ان مثالوں اور واقعات پر مشتمل ہے جن کا تعلق انفس سے ہیں۔ سائنسی انکشافات میں شیخ ابن عاشور کے نقطہائے نظر کو اس مبحث میں سامنے لایا گیا ہے۔

شیخ ابن عاشور نے جہاں قرآن کریم کے دلائل آفاق کے ضمن میں سائنسی تفسیر کو بیان کیا ہے اور اس تناظر میں قرآن کریم کے سائنسی پہلو اور اعجاز کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، وہاں قرآن کریم کے دلائل انفس سے بھی بحث کرتے ہوئے اس کے سائنسی پہلو اور قرآن مجید کے اعجاز کو ثابت کیا ہے۔ ان کی تفسیر التحریر والتنویر سے ذیل میں چند مثالیں پیش گئی ہیں:

مثال نمبر 1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ﴾[24] شیخ ابن عاشور مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومعنی: ''خلق الإنسان من علق أن نطفة الذكر ونطفة المرأة بعد الاختلاط ومضي مدة كافية تصيران علقة فإذا صارت علقة فقد أخذت في أطوار التكون، فجعلت العلقة مبدأ الخلق ولم تجعل النطفة مبدأ الخلق لأن النطفة اشتهرت في ماء الرجل فلو لم تخالطه نطفة المرأة لم تصر العلقة فلا يتخلق الجنين وفيه إشارة إلى أن خلق الإنسان من علق ثم مصيره إلى كمال أشده هو خلق ينطوي على قوى كامنة وقابليات عظيمة أقصاها قابلية العلم والكتابة. ومن إعجاز القرآن العلمي ذكر العلقة لأن الثابت في العلم الآن أن الإنسان يتخلق من بويضة دقيقة جدا لا ترى إلا بالمرآة المكبرة أضعافا تكون في مبدأ ظهورها كروية الشكل سابحة في دم حيض المرأة فلا تقبل التخلق حتى تخالطها نطفة الرجل فتمتزج معها فتأخذ في التخلق إذا لم يعقها عائق كما قال تعالى: مخلقة وغير مخلقة [25]، فإذا أخذت في التخلق والنمو امتدتكورها قليلا فشابهت العلقة التي في الماء مشابهة تامة في دقة الجسم وتلونها بلون الدم الذي هي سابحة فيه وفي كونها سابحة في سائل كما تسبح العلقة، وقد تقدم هذا في سورة غافر وأشرت إليه في المقدمة العاشرة''[26]۔

مثال نمبر2: *جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ، يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ﴾* [27]

مذکورہ آیت کی ذیل میں شیخ ابن عاشور اپنے خاص اسلوب کے تحت اس کی نحوی بلاغی مناسبات اور عمومی تفسیر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:'' ولا شك أن النسل يتكون من الرجل والمرأة فيتكون من ماء الرجل وهو سائل فيه أجسام صغيرة تسمى في الطب الحيوانات المنوية، وهي خيوط مستطيلة مؤلفة من طرف مسطح بيضوي الشكل وذنب دقيق كخيط، وهذه الخيوط يكون منها تلقيح النسل في رحم المرأة، ومقرها الأنثيان وهما الخصيتان فيندفع إلى رحم المرأة. ومن ماء هو للمرأة كالمني للرجل ويسمى ماء المرأة، وهو بويضات دقيقة كروية الشكل تكون في سائل مقره حويصلة من حويصلات يشتمل عليها مبيضان للمرأة وهما بمنزلة الأنثيين للرجل فهما غدتان تكونان في جانبي رحم المرأة، وكل مبيض يشتمل على عدد من الحويصلات يتراوح من عشر إلى عشرين. وخروج البيضة من الحويصلة يكون عند انتهاء نمو الحويصلة فإذا انتهى نموها انفجرت فخرجت البيضة في قناة تبلغ بها إلى تجويف الرحم، وإنما يتم بلوغ البيضة النمو وخروجها من الحويصلة في وقت حيض المرأة فلذلك يكثر العلوق إذا باشر الرجل المرأة بقرب انتهاء حيضها''. [28]

شیخ ابن عاشور قرآن کریم کے اس اعجازی پہلو سے سائنسی تفسیر سے ثابت کرتے ہوئے اس ضمن میں فرماتے ہیں:''وأصل مادة كلا الماءين مادة دموية تنفصل عن الدماغ وتنزل في عرقين خلف الأذنين، فأما في الرجل فيتصل العرقان بالنخاع، وهو الصلب ثم ينتهي إلى عرق يسمى الحبل المنوي مؤلف من شرايين وأوردة وأعصاب وينتهي إلى الأنثيين وهما الغدتان اللتان تفرزان المني فيتكون هنالك بكيفية دهنية وتبقى منتشرة في الأنثيين إلى أن تفرزها الأنثيان مادة دهنية شحمية وذلك عند دغدغة ولذع القضيب المتصل بالأنثيين فيندفق في رحم المرأة ''۔وأما بالنسبة إلى المرأة فالعرقان اللذان خلف الأذنين يمران بأعلى صدر المرأة وهو الترائب لأن فيه موضع الثديين وهما من الأعضاء المتصلة بالعروق التي يسير فيها دم الحيض الحامل للبويضات التي منها النسل، والحيض يسيل من فوهات عروق في الرحم، وهي عروق تنفتح عند حلول

إبان المحيض وتنقبض عقب الطهر. والرحم يأتيها عصب من الدماغ''.وهذا من الإعجاز العلمي في القرآن الذي لم يكن علم به للذين نزل بينهم، وهو إشارة مجملة وقد بينها حديث مسلم عن أم سلمة وعائشة: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن احتلام المرأة، فقال: تغتسل إذا أبصرت الماء فقيل له: أترى المرأة ذلك فقال: «وهل يكون الشبه إلا من قبل ذلك إذا علا ماء المرأة ماء الرجل أشبه الولد أخواله وإذا علا ماء الرجل ماءها أشبه أعمامه''[29].

تجاویزوسفارشات:

اس جدید دور میں سائنسی ایجادات و انکشافات کا جو بہت چرچا ہے اور بہت فائدہ بھی ہے،اس پہلو کو قرآن مجید کے تناظر میں بھی اچھی طرح واضح کرنے کی ضرورت ہے۔چونکہ قرآن مجید ایک دائمی کتاب اور اس کی تعلیمات انسان کے لیے ابدی رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے،سائنسی پہلو کو دعوت کا اہم اور کارآمد ذریعہ بنا جائے۔خصوصا مغربی دنیامیں دعوتِ دین اور دعوتِ توحید کے لیے ایک بہترین وسیلہ قرآن مجید کا یہ پہلو بروئے کار لایا جائے۔دیگر علوم سے قرآن مجید کا رشتہ جوڑ کر،اس اعجازی پہلو کے ذریعے عموماً مسلمان معاشروں میں بچوں کو قرآنی سٹڈیز کی طرف ہم اچھی طرح مائل کرسکتے ہیں۔اس لیے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

نتائج البحث:

ابن عاشور بیسوی صدی کے ان معروف مفسریں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی تفسیر التحریر والتنویر میں بلاغی ادبی تاریخی اور تفسیری پہلوں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سائنسی تفسیر کے متعلقہ مباحث کو بھی ذکر کیا ہے۔

شیخ ابن عاشور کے ہاں سائنسی تفسیر اور سائنسی اعجاز میں واضح فرق پایا جاتا ہے، کہ سائنسی تفسیر و انکشافات سے سائنسی اعجاز ثابت ہوتا ہے۔

شیخ ابن عاشور تفسیر کرتے ہوئے سائنسی پہلوں کو بیان کرتے وقت اعتدال سے کام لیتے ہیں۔امام الرازی کی طرح اطناب و تطویل سے کام نہیں لیتے۔

شیخ ابن عاشور نے قرآن کریم کے اعجازی پہلوں کو جہاں بلاغی وادبی جانب سے بیان کرنے کی کوشش کی وہاں سائنسی اعجازی پہلوں کو بھی واضح کیا ہے۔

ابن عاشور نے قرآن کریم کے دلائل آفاق وانفس سے متعلق آیات کریمہ سے اس کے سائنسی اعجازی پہلوں کو خوب واضح کیا ہے۔

---

[1] انظر: محمد بن سعد القرنی ، الامام محمد الطاہر بن عاشور، منهجه فی توجیه القراءات من خلال تفسیره التحریر والتنویر (رسالة ماجستیر، جامعه ام القری، المملكة العربیة السعودیه1427ھ، ص9

[2] انظر: محمد حسین ، التنظیر المقاصدی عند الامام محمد الطاهر بن عاشور فی كتابه المقاصد مقاصد الشریعه الاسلامیه" بحث جامعی – جامعه الجزائر، كلیه العلوم الاسلامیه، الجزائر 2003م ،ص: 32

[3] انظر: محمد بن سعد القرنی، الامام محمد الطاہر بن عاشور، منهجه فی توجیه القراءات ، ص: 2120

[4] ایضا

[5] ایضا ، و الطاهر بن عاشور ،جهوده البلاغیه فی ضوء تفسیره التحریر و التنویر " المعانی و البدیع ، ص: 14

[6] محمد الطاهر بن عاشور ، تفسیر التحریر والتنویر ، طبعه دار سحنون ،ج1،ص105

[7] ایضا ،ج1،ص104

[8] ایضا ، ج1،ص126

[9] انظر: محمد عقیل موسی الشریف ، الاعجاز العلمی فی القرآن و السنة من اهم وسائل الدعوة فی عصر العلم ، مجلة الاعجاز العلمی (العدد 16، المملكة العربية السعودية ، مطابع مؤسسة المدينة للصحافة 1423ه ، ص: 64

[10] ابن عاشور ، تفسیر التحریر والتنویر ، ج1،ص127

[11] سورة النساء : 82

[12] سورة هود آیت نمبر 49

[13] ابن عاشور تفسیر التحریر والتنویر ، 129/1

[14] ابن عاشور ، تفسیر التحریر والتنویر ، 56/18

[15] سورة یسین آیت نمبر 38

[16] سورة الحجر ، آیت نمبر 22

[17] ابن عاشور ، تفسیر التحریر والتنویر ، 128/1

[18] انظر: تفسير التحرير والتنوير لابن عاشور .1/ ذ101 وما بعدها، وقضية الاعجاز العلمي زضوابط التعامل معها : 91 – 97 . وكذا : مباحث في اعجاز القران , أ.د. مصطفى مسلم , دار القلم – دمشق , الطبعة الثالثة : 2005 – ص 160 – 164. وكذا : البيان في اعجاز القران : ص 272 – 273 . وكذا :السماء في القران : ص 68 – 74. الإعجاز العلمي في القرآن الكريم جامعة المدينة (ص: 90

[19] أخرجه الترمذي في سننه ، كتاب تفسير القرآن الكريم . . باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه ، بتحقيق محمد أحمد شاكر وأصحابه، مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر، ط: 2، سنة الطبع، 1975م، الحديث رقم 2950

[20] سورة الانبیاء ، آیت نمبر 30

[21] ابن عاشور ، تفسیر التحریر والتنویر ،ج18،ص56

[22] سورة الشمس ، آیت نمبر 1 8

[23] ابن عاشور ،تفسیر التحریر والتنویر ، 367/31

[24] سورة العلق : 2

[25] سورة الحج ، آیت نمبر 5

[26] ابن عاشور ،تفسیر التحریر والتنویر ، 438/31

[27] سورة الطارق ، آیت نمبر 7 6

[28] ابن عاشور ،تفسیر التحریر والتنویر ، 263/31

[29] ابن عاشور ، تفسیر التحریر والتنویر ، 264/31